عروجِ عشق

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باھتمام

حضرت علامہ سید حمزہ علی قادری مدظلہ العالی

ناشر

عطاری پبلشرز

کمرہ نمبر 501، پانچویں منزل، جیلانی سینٹر، نزد میری ویدر ٹاور، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

دنیا کے سب سے لمبے انسان کی داستان

عوج بن عنق

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث، حضور فیض ملت

ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث

بہاولپوری قدس سرہٗ

پیشکش

فیضِ ملت ریسرچ سینٹر

03352971866

faizemillatrc@gmail.com

«« پیش لفظ »»

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

امابعد! یہ کوئی اسلامی بڑی خدمت نہیں کہ اوج بن عنق جیسوں کے تعارف کے لیے قیمتی وقت صَرف کیا جائے لیکن چونکہ بعض باتیں عوام اہلِ اسلام کے لیے ضعفِ ایمان کا سبب بن جاتی ہیں، اِنہیں عوام کے اذہان کے مطابق واضح کیا جائے تو یہ بھی اسلام کی بہترین خدمت ہے۔ اسی لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

خیر الناس من ینفع الناس[1]

انسانوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہونچائے۔

فقیر نے چند صفحات میں عوج بن عنق کے بارے میں یہ سطور درج کیے ہیں تا کہ عوام غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

فقیر نے الحاوی للفتاوی میں امام جلال الدین سیوطی رَحِمَہُ اللّٰہُ کے رسالہ عوج بن عنق سے زیادہ استفادہ کیا اور ساتھ ہی روح البیان سے بھی مضمون لیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عوام اہلِ اسلام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

اللہ کرے کہ فقیر کے لئے زادِ راہِ آخرت ثابت ہو اور ناشر کے لئے بھی۔ (آمین)

بجاہ حبیبه الکریم الامین صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وعلٰی آله واصحابه اجمعین

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

جامعہ اُویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور۔ پاکستان

---

1 کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، فصل فی جامع المواعظ والخطب، رقم الحدیث 44154، الجزء 16، الصفحة 128، مؤسسة الرسالة بیروت

«مقدمہ»

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! بچپن میں ہم عوج بن عنق کی مختلف کہانیاں سنتے تھے۔ اہلِ علم تو اس کے متعلق کچھ نہیں فرماتے تھے البتہ قصہ گو واعظین اس کے متعلق زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے تھے اور عجیب وغریب باتیں سنائی دیتیں، عوج بن عنق کو مافوق البشر انسان کہا جاتا۔ جب ہم نے خود مطالعہ کیا تو کتبِ مختلفہ بالخصوص تفاسیر وتواریخ سے عوج بن عنق ایک عجوبہ ٔروزگار نکلا جس کی مختصر تحقیق رسالہ ہذا میں درج کی جاتی ہے۔

عوج بن عنق کے بارے میں تین صورتیں ہو سکتی ہیں

(1) سرے سے اس کا وجود نہیں اگر وہ تھا بھی تو نوح عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طوفان سے کیسے بچ سکا جبکہ قرآنِ مجید کا فیصلہ ہے

''وَجَعَلۡنَا ذُرِّیَّتَہٗ ھُمُ الۡبٰقِیۡنَ''[2]

اور ہم نے ان کی ذریت کو ہی باقی رکھا۔

اور اس وقت بقایا امت اہلِ ایمان ہی تھی اور عوج بن عنق کو تمام لوگ کافر مانتے ہیں، جس کی تفصیل آئے گی۔

امام جلال الدین سیوطی رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں

وَھٰذَا عِنۡدَھُمۡ لَیۡسَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ نُوۡحٍ (علیہ السلام) وَقَدۡ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ''وَجَعَلۡنَا ذُرِّیَّتَہٗ ھُمُ الۡبَاقِیۡنَ'' فَأَخۡبَرَ أَنَّ کُلَّ مَنۡ بَقِیَ عَلٰی وَجۡہِ الۡأَرۡضِ فَھُوَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ نُوۡحٍ. فَلَوۡ کَانَ لِعَوۡجٍ وُجُوۡدٌ لَمۡ یَبۡقَ بَعۡدَ نُوۡحٍ۔[3]

یہ عوج بن عنق نوح عَلَیۡہِ السَّلَام کی ذریت سے نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ طوفانِ نوح کے بعد صرف نوح عَلَیۡہِ السَّلَام کی اولاد باقی رہی اگر عوج کا وجود ہوتا تو وہ بھی ان میں ہوتا۔

«تبصرۂ اُویسی غفرلہ» عوج بن عنق کا وجود نہ ماننا نئی بات نہیں، بہت سے مشہور شخصیات کے وجود کو بہت بڑے محققین نہیں مانتے مثلاً حضرت سیّدنا اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جیسی شخصیت کے وجود سے حضرت امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جیسے جلیل القدر امام انکار کرتے ہیں، تفصیل اور جوابات فقیر کی کتاب ''ذکر اُویس'' میں ہے۔ ایسے ہی بہت سے محققین حاتم طائی کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے، ایسے ہی اگر کوئی اوج بن عنق کے وجود کا منکر ہے تو کیا ہوا

---

2 الصّٰفّٰت: 37/77

3 الحاوی للفتاوی. الاوج فی خبر عوج. الجزء 2. الصفحة 342. دار الکتب العلمیة بیروت

زیادہ سے زیادہ یہی کہا جائے گا کہ ان کو عوج بن عنق کے وجود کی روایتیں نہیں ملیں، اگر ملی ہیں تو وہی ہونگی جنہیں ہم آگے چل کر موضوع ثابت کرینگے۔

(2)عوج بن عنق عاد کی قوم سے تھا اور طویل القامۃ وطویل العمر تھا۔

(3)عوج حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی براہِ راست اولاد میں سے تھا اور طویل القامت تھا، اس کی تفصیل چند حوالہ جات میں پڑھئے۔

۞ قاموس میں ہے عوج بن عنق (بضمھا) ایک مرد تھا جو آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر میں پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک زندہ رہا اور حد سے زائد طویل القامۃ مشہور تھا۔[4]

۞ طبرانی شریف (معجم کبیر) میں سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قد مبارک بارہ ہاتھ تھا اور آپ کا عصامبارک کا طول بھی بارہ ہاتھ تھا۔ آپ نے بارہ ہاتھ اوپر چھلانگ لگائی تب عوج بن عنق کے گٹوں کو عصامار کر قتل کیا۔[5]

»«فائدہ»» اس روایت سے صرف عوج بن عنق کے طویل القامۃ ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور بس۔

(3)امام سیوطی رَحِمَہُ اللہُ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ "عوج بن عنق" قومِ عاد کے چھوٹے قدوالوں میں سے تھا ان کے چھوٹے قد والے ستر ہاتھ کے اور طویل القامۃ سو ہاتھ کے تھے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قد مبارک سات ہاتھ تھا اور عصا بھی سات ہاتھ کا تھا، آپ نے سات ہاتھ اوپر چھلانگ لگائی تب آپ نے عوج بن عنق کے گٹے پر عصامار کر اسے قتل کیا۔[6]

(4) امام سیوطی رَحِمَہُ اللہُ نے ایک اور روایت نقل فرمائی کہ جب عوج بن عنق کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قتل کیا اس کا قد آٹھ سو ہاتھ تھا، اس کا عرض چار سو ہاتھ تھا اور موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قد مبارک دس ہاتھ تھا، آپ کا عصامبارک بھی دس ہاتھ تھا۔ آپ نے دس ہاتھ اوپر چھلانگ مار کر اس کے گٹے پر عصامار کر اسے قتل کیا جس پر وہ دریائے نیل میں گرا۔ اس کے قد کی لمبائی سے دریا میں پل بن گیا جس پر ایک عرصہ تک لوگ دریا عبور کرتے رہے۔[7]

---

4 القاموس المحیط، باب الجیم، فصل العین، الصفحۃ200، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

5 المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، رقم الحدیث8903، الجزء التاسع، الصفحۃ205، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ

6 الحاوی للفتاوی، الاوج فی خبر عوج، الجزء2، الصفحۃ342، دار الکتب العلمیۃ بیروت

7 العظمۃ، قصۃ عوج وعظم خلقہ وبیان شانہ، الجزء5، الصفحۃ1522، دار العاصمۃ الریاض

الحاوی للفتاوی، الاوج فی خبر عوج، الجزء2، الصفحۃ343، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(5)حضرت وہب سے مروی ہے کہ عوج بن عنق کی ماں بناتِ آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سے تھی، نہایت حسین و جمیل تھیں اور عوج بن عنق ان کی اولاد سے ہے جو حضرت آدم کے گھر پیدا ہوا، بڑا سرکش و جابر انسان تھا اور اللہ تعالیٰ جیسے چاہے کسی کو بنائے۔اس کے قدو قامت کے متعلق عجیب و غریب باتیں آئی ہیں۔ اس کے قد کا طول آٹھ سو ہاتھ اور عرض چار سو ہاتھ تھا۔[8]

«کشتی نوح اور عوج بن عنق»

منقول ہے کہ عوج بن عنق نے حضرت نوح عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عرض کی کہ اسے کشتی میں بیٹھنے کی اجازت بخشیں۔ آپ نے فرمایا

لَمۡ أُوۡمَرۡ بِذٰلِکَ أَیۡ عَدُوَّ اللّٰہِ اغۡرُبۡ عَنِّیۡ

تیرے لئے مجھے اجازت نہیں اے دشمنِ خدا مجھ سے دور ہو۔

طوفان کے زور کے وقت پانی اس کے صرف کمر تک پہونچا۔اُس وقت وہ مچھلیاں پکڑ کر سورج کی تپش میں بھون کر کھاتا تھا۔[9]

«عوج بن عنق کی موت»

جب عوج بن عنق کو معلوم ہوا کہ موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لشکر اس کی قوم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اس نے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لشکر کے اندازہ پر ایک پہاڑ سر پر اُٹھا کر چاہا کہ لشکر کے اوپر دے مارے(موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لشکر چھ میل لمبا، چھ میل چوڑا تھا)اللہ تعالیٰ نے ہُدہُد کے ذریعے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا کہ ہُدہُد نے لوہے کی تار منہ میں لے کر اوپر سے پتھر میں سوراخ ڈال دیا جو عوج بن عنق نے سر پر اُٹھایا ہوا تھا وہ پہاڑ عوج کے گلے کا ہار بن گیا جس سے عوج کا چلنا مشکل ہو گیا۔ہُدہُد نے آکر حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام حال سنایا۔موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عصا مبارک لے کر چل پڑے۔ آپ کا قد مبارک سات ہاتھ تھا، ایسے ہی عصا سات ہاتھ کا تھا، آپ نے سات ہاتھ اوپر چھلانگ لگا کر عصا مارا تو عوج کے گٹوں کو لگا اس سے وہ مر گیا۔[10]

«تردید الواقعات المذکورہ»

حضرت امام جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللّٰہ نے فرمایا

هَذَا الۡخَبَرُ بَاطِلٌ كَذِبٌ

---

8 العظمة۔قصة عوج وعظم خلقه وبيان شانه۔الجزء5۔الصفحة1519۔دار العاصمة الرياض

الحاوي للفتاوي۔الاوج في خبر عوج۔الجزء2۔الصفحة343۔دار الكتب العلمية بيروت

9 الحاوي للفتاوي۔الاوج في خبر عوج۔الجزء2۔الصفحة343۔دار الكتب العلمية بيروت

10 الحاوي للفتاوي۔الاوج في خبر عوج۔الجزء2۔الصفحة343۔دار الكتب العلمية بيروت

یہ واقعہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔

اس کا واضع عبد المنعم بن ادریس ہے۔

اس کے متعلق ائمہ حدیث کی آراء ملاحظہ ہوں

امام ذہبی نے فرمایا

قَصَّاصٌ لَيْسَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ تَرَكَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ۔

یہ قصہ گو تھا اس پر کسی نے اعتماد نہیں کیا بہت سے امہ نے اسے متروک بتایا۔

امام احمد رَحِمَهُ اللّٰهُ نے فرمایا کہ یہ وہب رَحِمَهُ اللّٰهُ کی طرف احادیث منسوب کر کے روایت کرتا جو سراسر جھوٹ اور نرا افتراء تھا۔

امام بخاری رَحِمَهُ اللّٰهُ نے اسے "ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ"[11] کہا۔

امام ابنِ حبان رَحِمَهُ اللّٰهُ نے فرمایا کہ یہ اپنے والد وغیرہ کا نام لے کر حدیث وضع کرتا تھا۔

حافظ ابن حجر رَحِمَهُ اللّٰهُ نے (لسان المیزان) میں فرمایا کہ "مَاتَ ادریس وعبدالمنعم رَضِيْعٌ"[12]

امام احمد رَحِمَهُ اللّٰهُ سے اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس نے باپ سے کوئی بات نہیں سنی۔

ابن معین رَحِمَهُ اللّٰهُ نے فرمایا "كَذَّابٌ خَبِيْثٌ"[13]

ابو زرعہ نے فرمایا "وضع الحديث"[14]

القدس رَحِمَهُ اللّٰهُ نے فرمایا "متروک"[15]

ابو احمد الحاکم نے فرمایا "ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ"

ابن المدینی اور نسائی نے فرمایا "لَيْسَ بِثِقَةٍ"[16]

امام سیوطی رَحِمَهُ اللّٰهُ نے فرمایا کہ میں نے جسے بھی اس کی روایت کرتے دیکھا تو سب نے اس کی روایت کو باطل کہا۔

---

11 حدیث ضائع کرنے والا۔

12 ادریس کا انتقال ہوا تو عبد المنعم گود میں تھا۔

13 بہت جھوٹا ہے یا غلط بات کہنے والا ہے۔

14 حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

15 لائق ترک سمجھا گیا ہے۔

16 قابلِ بھروسہ نہیں ہے۔

لسان الميزان ،من اسمه عبدالمنان وعبدالمنعم ،رقم 4939 ،الجزء 5 ،الصفحة 279 ،دار البشائر الاسلامية بيروت

۞ ابن الجوزی رَحِمَهُ اللّٰہُ کی کتاب الموضوعات میں ایسی روایات بہت ہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ابو ادریس بھی متروک ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)[17]

ان جملہ دلائل سے ثابت ہوا کہ عوج کی طویل القامتی وطویل العمری کی کہانی بالکل باطل اور جھوٹ ہے۔

««مزید تردید»»

ابن القیم نے "المنار المنیف فی الصحیح والضعیف" میں ایک قاعدہ لکھا کہ جو روایت شواہد صحیحہ کے خلاف واقع ہو وہ روایت یقیناً موضوع ہو گی مثلاً عوج بن عنق کی کہانی مندرجہ ذیل صحیح روایات کے خلاف ہے۔[18]

☆ پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے طوفان کے بعد صرف آپ کی مومن ذریت ہی باقی رہی اور عوج بن عنق بلا تفاق کافر ہے۔ اگر وہ باقی رہا ہو تو ''وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهُ هُمُ الْبٰقِیْنَ'' آیتِ قرآنی کے خلاف بنتا ہے۔

««تبصرہ اُویسی غفرلہ»» یہ کوئی اعتراض وزنی نہیں کیونکہ آیت میں اکثریت مراد ہے تو عوج کا بچ جانا قدرت سے ہو سکتا ہے لیکن چونکہ ہم بھی عوج کو اس طرح نہیں مانتے جیسے جھوٹ راویوں نے بیان کیا ہے لیکن ان کے رد میں یہ دلیل غیر مُکْتَفِی[19] ہے۔

۞ عوج کی کہانی طویل القامتی حدیث صحیحہ میں ہے

خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّی الْآنَ[20]

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا اُن کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا اور اُن کے بعد سے اب تک انسانوں کا قد کم ہوتا رہا۔

««فائدہ»» یہ دلیل بھی پہلی دلیل کی طرح ہے۔

۞ عوج کی کہانی دِرَایَۃً[21] بھی صحیح نہیں کیونکہ اس میں آیا ہے کہ عوج سورج کی تپش سے مچھلی بھون کر کھاتا تھا اور اس کا بڑے بڑے قد کی مقدار تین سو ہاتھ بتائی گئی۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ سورج تو چوتھے آسمان میں ہے اور ہر آسمان اور اس کی خلاء ایک ہزار برس کی مسافت ہے۔

---

17 الحاوی للفتاوی. الاوج فی خبر عوج. الجزء 2. الصفحة 343. دار الکتب العلمیة بیروت

18 المنار المنیف فی الصحیح والضعیف. الصفحة 70. دار عالم الفوائد مکة المکرمة

19 غیر کافی

20 صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، رقم الحدیث 6227، الجزء 4. الصفحة 135. دار احیاء التراث العربی بیروت

21 عقل و دانش کی روشنی میں

««تبصرہ اُویسی غفرلہ»» یہ دلیل بھی غیر مُکتَفِی ہے اسی لئے کہ یہ کہاں ضروری ہے کہ سورج کے عین نیچے ہی مچھلی بھونی جاتی ہے اور اس کی تپش سے نہیں۔ ہو سکتا ہے عوج نے تپش سے مچھلی بھون لی ہو جیسے ہمارے ہاں ملتان کے تبریز کا قصہ مشہور ہے۔

««واضع کون اور کیوں»»

ایسی روایات کے واضعین عموماً اہلِ کتاب ہوتے ہیں جن سے مسلمان کسی غلطی سے نقل کر کے عام پھیلا دیتے ہیں۔ تفصیل فقیر کی کتاب "موضوع روایات" میں ہے اور اس سے ان کا مقصد صرف اور صرف انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کو مطعون کرنا ہوتا ہے اور بس، چنانچہ امام سیوطی رَحِمَهُ اللهُ نے الحاوی للفتاوی (جلد ۲، صفحہ ۵۲۴) میں لکھا

««تحقیقی قول»» عوج بن عنق واقعی ایک آدمی اس دنیا میں ہو گزرا ہے اور اس نے عمر بھی لمبی پائی اور قد بھی اس کا طویل تھا لیکن نہ اتنا جتنا بیان کیا جاتا ہے اور یہ براہ راست آدم عَلَيْهِ السَّلَام کا لڑکا تھا بلکہ یہ کافر عاد کی قوم کا بقایا تھا۔

سیّدنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے زمانہ تک زندہ تھا آپ نے ہی اسے عصا سے قتل کیا، اس کا قد ایک سو ہاتھ تھا اور یہ حدیث مذکور کے خلاف نہیں کیونکہ عموم سے نوادر مستثنیٰ[22] ہوتے ہیں۔[23]

حضرت امام سیوطی رَحِمَهُ اللهُ نے مستقل رسالہ "اَلْاَوْجُ فِيْ خَبَرِ عَوْجٍ" صرف اسی موضوع پر لکھا ہے جو الحاوی للفتاوی کی جلد دوم میں چھپا ہے۔ اس رسالہ کے آخر میں مذکورہ تحقیقی قول لکھ کر لکھتے ہیں "هٰذَا الْقَدْرُ الَّذِيْ يُحْتَمَلُ قَبُوْلُهُ" اتنا قدر اس قول کو قبول کرنے کے لئے کافی ہے۔ (وَاللهُ أَعْلَمُ)[24]

««مضمون روح البیان»»

اس بارے میں صاحبِ روح البیان رَحِمَهُ اللهُ کا مضمون بھی پڑھ لیں۔

««عوج بن عنق اور بنی اسرائیل کا واقعہ»»

جب بنی اسرائیل فرعون کے غرق ہونے کے بعد مصر میں رہنے سہنے لگے تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اریحا جو شام میں واقع ہے ہجرت کر جائیں۔ اس اریحا کو ارضِ مقدس سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے متعلق ہزار دیہات تھے اور ہر دیہات میں ہزار ہزار باغات تھے، ان میں کنعانی جبارین مقیم تھے۔ بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے وہاں سکونت مقرر فرمائی ہے تم وہاں چلے جاؤ اور ان جبارین سے جہاد کر کے انہیں وہاں سے نکال دو،

---

22 خاص

23 الحاوی للفتاوی, الاوج فی خبر عوج, الجزء2, الصفحة343, دار الکتب العلمیة بیروت

24 الحاوی للفتاوی, الاوج فی خبر عوج, الجزء2, الصفحة343, دار الکتب العلمیة بیروت

ان کی بڑی قوت وطاقت کے نہ رعب میں آنا اور نہ ہی خوف کھانا، اس لئے کہ میں تمہاری مدد کروں گا اور حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ سے فرمایا کہ آپ ان کی قوم میں بارہ سردار مقرر فرمائیں جو کہ ہر برادری کا علیحدہ علیحدہ نمائندہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دیانت دار ہو اوران سب کی ذمہ داری اسی کے سپرد ہو اور جو احکام صادر کئے جائیں ان کا اجراء ان کے سرداروں کے ذمہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے خود اپنے بارہ سردار منتخب کئے اور ان سرداروں کو جاسوسی کے طور پر ارضِ کنعان میں بھیج دیا تاکہ معلوم کریں کہ ان کا چال چلن کیسا ہے۔ انہوں نے کنعانیوں کو دیکھ کر حالات سنائے کہ وہ بڑے بڑے موٹے اور قد آور لوگ ہیں اور بہت طاقتور ہیں۔ وہ سردار کنعانیوں کے یہ حالات دیکھ کر گھبرا گئے اور آتے ہی تمام حالات اپنی برادری میں پھیلا دیئے حالانکہ انہیں موسیٰ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ نے روکا تھا کہ ان کے حالات اپنی اپنی برادری کو نہ بتانا لیکن اُنہوں نے عہد شکنی کی، صرف دو حضرات اس معاہدے پر مستحکم رہے۔

- حضرت کالب بن یوقنا جو کہ یہودی اولاد کے نقیب تھے۔
- یوشع بن نون جو افرائیم بن یوسف صدیق عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ کی اولاد کے سردار تھے۔

بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہ سردار کنعانیوں کی طرف جاسوسی کرنے جارہے تھے تو راستہ میں اِنہیں عوج بن عنق ملا جس کا قد تین ہزار تین سو (3333) گز لمبا تھا اوراس نے تین ہزار سال دنیا میں زندگی بسر کی، اس کا قد بادلوں سے آگے بڑھا ہوا تھا، پانی کی ضرورت پڑتی تو اسی بادل سے پانی لے لیتا تھا، آسمان پر چلنے والے دریا سے مچھلی لے کر سورج کی حرارت سے اسے بھون کر کھالیتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب نوح عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ کے زمانۂ اقدس میں طوفان اُٹھا تو زمین کے چپے چپے پر پھیل گیا اور پہاڑوں کو ڈبو دیا۔ عوج بن عنق ایک پہاڑی پر کھڑا ہو گیا جس سے طوفان کا پانی صرف گھٹنوں تک پہنچا۔ اس کی ماں کا نام عنق تھا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صلبی بیٹی تھی وہ بھی اتنی ہی جَسیم[25] تھی کہ اس کے بیٹھنے کے وقت وہ زمین کے پورے ایک جَرِیب[26] کو گھیر لیتی تھی۔ بنی اسرائیل کے یہ سردار جب جارہے تھے تو عوج بن عنق نے ان بارہ سرداروں کو پکڑ کر اپنی جمع کردہ لکڑیوں کے گٹھے میں باندھ لیا اور لے جاکر اپنی عورت کے آگے دے مارا اور کہنے لگا یہ ہیں وہ جو ہمارے ساتھ جنگ کرنے آئے ہیں اور پھر اپنی عورت سے کہا کہ انہیں پیروں کے نیچے دبا کر پیستا ہوں۔ عورت نے کہا اِنہیں چھوڑ دیجئے تاکہ واپس جاکر اپنی قوم کو بتائیں۔

25 موٹا، فربہ

26 ساٹھ یا پچپن گز لمبی بیس گٹھے کی زنجیر جس سے زمین کی پیمائش کی جاتی ہے۔

«»جبابرہ کا مختصر تعارف«»

مروی ہے کہ عوج بن عنق نے ان تمام سرداروں کو پکڑ کر اپنی آستین میں چھپالیا اور انہیں لے جاکر بادشاہ کے آگے ڈال دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے سرداروں تم واپس چلے جاؤ اور اپنی قوم کو ہمارے ساتھ لڑنے سے باز رکھو ورنہ وہ سب مقابلہ میں پس جائیں گے۔ ان کی ہر شئے بنی اسرائیل کے لئے موجب دہشت بنی۔ چنانچہ منقول ہے کہ باغات کے انگوروں کا ایک گچھا اتنا بھاری تھا کہ اسے چار یا پانچ آدمی لکڑی پر رکھ کر اُٹھاتے۔ ان کے انار کے ایک چھلکے میں اتنی وسعت تھی کہ اس میں پانچ آدمی بآسانی چھپ کر بیٹھ سکتے تھے۔ اس طرح ان کے ہر ہر معاملہ کو بنی اسرائیل کے نمائندوں نے دیکھا اور واپس چلے گئے۔ آپس میں بیٹھ کر مشورہ کیا کہ یہ حالات سوائے موسیٰ وہارون عَلَيۡهِمَا السَّلَام کے کسی کو نہ بتانا، وہ جیسے چاہیں گے کریں گے۔ ایک دوسرے سے پختہ معاہدہ کرکے حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوئے ان کے پاس جبابرہ کے باغ کے انگور کا صرف ایک دانہ موجود تھا جس کا بوجھ ایک اونٹ کے برابر تھا۔ واپسی پر کالب ویوشع کے سواسب نے معاہدہ توڑ دیا اور اپنی اپنی قوم کو جبابرہ کی لڑائی سے روک دیا اور جبابرہ کی تمام کرتوت وطاقت کی سب کو خبر دے دی۔

«»عوج بن عنق کی ہلاکت«»

حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کا لشکر کئی میلوں تک پھیلا ہوا تھا۔ عوج بن عنق جبابرہ کی طرف سے حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کا معائنہ کرنے کے لئے آیا۔ لشکر کو دیکھ کر پہاڑ سے، لشکر کے طول وعرض کے مطابق ایک ٹکڑا اُٹھایا تاکہ یکدم ان پر وہ پتھر دے مارے اور سب کے سب فنا ہو جائیں۔ جب وہ پہاڑی کا ٹکڑا سر پر رکھ کر موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کے لشکر کو فنا کرنے کے لئے چل پڑا تو اللہ تعالیٰ نے ہدہد کو حکم دیا کہ عوج بن عنق کے سر پر رکھے ہوئے پتھر میں سوراخ کردے۔ جب ہدہد نے اس پتھر میں سوراخ کیا تو وہی پتھر عوج بن عنق کے گلے کا ہار بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کا قد مبارک دس گز اور آپ کے عصامبارک کا طول بھی دس گز تھا (اور آپ دس گز اونچی پہاڑی پر کھڑے تھے) آپ نے عصامبارک عوج بن عنق کو مارا تو اس کے گٹے تک پہنچا۔ بمجرد[27] عصامبارک کے لگنے سے عوج بن عنق بیہوش ہو کر گر پڑا تو حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام نے اسے قتل کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کے اور ساتھی بھی تھے جن کے پاس خنجر تھے، جب اسے بیہوش ہو کر گرتا دیکھا تو سب نے یکبارگی حملہ کر دیا جس سے عوج بن عنق مارا گیا۔

27 محض، خالی، اکیلا۔

«سبق» اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنے پیارے بندوں کی اس طرح مدد فرماتا ہے جو عقل وقیاس میں نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں ہزاروں حکمتیں اور بے شمار مصلحتیں ہوتی ہیں۔[28]

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

۲۳ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ[29]

28 تفسیر روح البیان، سورۃ المائدہ، آیت 12، الجزء 2، الصفحۃ 363، دار الفکر بیروت

29 حضور فیض ملت رَحِمَہُ اللّٰہ نے ۲۳ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ کو بہاولپور میں دنیا کے سب سے طویل انسان کی صحیح داستان رسالہ "عوج بن عنق" مکمل فرمایا جسے عطاری پبلشرز کراچی نے ربیع الاول ۱۴۲۴ھ، مئی 2003ء میں شائع کیا۔